باب : 22

حکومتوں کا بازار

جوناتھن بے حس و حرکت پڑا تھا ۔ گلی میں کوڑے کرکٹ کو کھوجتا کھنگالتاچوہو پھرآ پہنچا۔ اس نے جوناتھن کی جیب میں رکھی روٹی کو سونگھ لیا۔ لیکن گلی کے آخر میں اٹھنے والے شور نے اسے واپس کوڑے کے ڈھیرمیں چھپ جانے پر مجبور کر دیا۔

ایک لحیم شحیم بھوری گائےمٹرگشت کرتی جوناتھن کی طرف آ رہی تھی۔ وہ”مو،مو“کر رہی تھی۔ اس کے گلے میں بندھی گھنٹی اس کی حرکت کے ساتھ آہستہ آہستہ بج رہی تھی۔ یکد م گلی کے آخر میں ایک اور گائے نمودار ہوئی۔ ایک بدحال بوڑھا آدمی ڈنڈا اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔”واپس، ادھر آ،احمق جانور،“رکھوالا بڑبڑا یا۔

جوناتھن کسمسایا اوراپنے کندھے کو استعمال کرتے ہوئے اس نے قریب پڑے ایک ڈبے کو ٹھوکا دیا۔

بوڑھےآدمی نے نیم تاریکی میں جھانکا ۔” کون ہے؟“جوناتھن کوبندھا ہوادیکھ کر اس نے جلدی سے آکر اس کے منہ سے رومال کو ہٹایا ۔

جوناتھن نے سکون کا سانس لیا۔”میں لٹ گیا۔ کھولو مجھے!“ بوڑھےآ دمی نے ا پنی جیب سے ایک چا قو نکال کر ڈوری کو کا ٹا ۔

”شکریہ،“ جوناتھن نے اپنی دکھتی ہوئی کلائیوں کو مسلتے ہوئے کہا۔ اس نے بے تابی سے جو کچھ اس پر گزری تھی اس سے آدمی کو آگاہ کیا۔

”ہوں،“ بدحال کسان نے سرکو ہلاتے ہوئے کہا ۔” آج کل تمہیں ہر ایک پر نظر رکھنی چاہیے۔ میں تو شہر کبھی نہ آتا مگر مجھے پتہ چلا تھا کہ مجھے حکومت سے مدد مل سکتی ہے۔“

”آپ کا کیاخیال ہےحکومت میری رقم برآمد کروانے میں میری مدد کر ے گی؟“جوناتھن نے پوچھا۔

”نہیں،شاید،مگرہو سکتا ہے خوش قسمتی سے تمہیں’حکومتوں کےبازار‘میں کوئی مددمل جائے،مجھے تو نہیں ملی،“بوڑھےرکھوالے نےجواب دیا۔ اس کے چہرے پرچھوہارے سے بھی زیادہ شکنیں تھیں، اوروہ کھردرےسے کپڑےاورکچےچمڑے کے بوٹ پہنےتھا۔ جوناتھن کو اس کے مطمئن انداز اوربے تکلف گفتگو سے حوصلہ ملا ۔

”یہ حکومتوں کابازارکیاچیز ہے؟کیا یہ مویشی بیچنے کی کوئی جگہ ہے؟“جوناتھن نے پوچھا ۔

بوڑھا آدمی غصے میں آگیااوراس نے اپنے دونوں بے ضرر جانوروں پرنظرجما لی۔”یہی دیکھنے تو میں آیا تھا،“رکھوالے نےکہا۔ ” اصل میں یہ ایک رنگا رنگ شو ہے۔ عمار ت کسی بینک سے بڑھ کر دلکش،اوربڑی اتنی کہ میں نے تو کبھی ایسی عمارت نہیں دیکھی ۔ اندر لوگ ہیں جو شہریوں کے معاملات کو نپٹانے کے لیے ہر قسم کی حکومتوں کا کاروبار کرتے ہیں۔“

”اچھا ؟“ جوناتھن بولا۔” وہ کس قسم کی حکومتیں بیچتے ہیں؟“

رکھوالے نے دھوپ میں سنولائی اپنی گردن پر خارش کی اور بولا،”وہاں ایک آدمی تھا جو خود کو’سوشلسٹ‘ کہتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا نظامِ حکومت میری گائیوں میں سے ایک گائے لے لے گااوراسے میرے ہمسائے کو دے دے گا۔ میں نے اس کی بات پر زیادہ دھیان نہیں دیا۔ اپنی گائے کسی ہمسائے کو دینے کے لیے مجھے مدد کی ضرورت نہیں۔ جب یہ ضروری ہوا میں خود دے سکتا ہوں۔“

”پھر وہاں ایک’ کمیونسٹ‘ تھا، سرخ شرٹ پہنے۔ اس کا تھڑا پہلے کاروباری کے بالکل ساتھ تھا۔ منہ کو چیرتی ہوئی مسکراہٹ، اور میرے کپڑے ہلائے جاتا تھا، بہت دوستی جتاتا تھا، کہتا تھا وہ مجھے کتنا چاہتا اورمیرا کتناخیال کرتا ہے۔ اس وقت تک تواس کی بات ٹھیک تھی مگر جب اس نے یہ کہا کہ اس کی حکومت میری دونوں گائیں لے لے گی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یوں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا کیونکہ ہر ایک تمام گائیوں کا یکسا ں مالک ہوگا، اور اگر اس نے یہ سمجھا کہ مجھے کچھ دودھ کی ضرورت ہے تو کچھ دودھ مجھے مل جائے گا۔ اور پھر وہ ضد کرنے لگا کہ میں اس کے پارٹی گیت پر دستخط کروں۔“

”کوئی اچھا گا نا ہی ہوگا!“ جوناتھن نے بے ساختہ کہا۔

”اس کے بعد تو میرے لیے اس کے پاس ٹھہرنے کا کوئی فائدہ ہی نہ تھا۔ میرا خیال یہ ہے کہ زیادہ تر بالائی تو وہ خود رکھ لے گا۔ پھرمیں گھومتا گھامتا بڑے ہال کے پارچلا گیااوروہاں ایک’فاشسٹ‘مل گیا۔وہ سارےکاسارا سیاہ لباس میں تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی جنازے میں‌جا رہا ہے۔“بوڑھے آدمی نے اپنی ایک گائےکو بدبودار کوڑے کے ایک ڈھیر سے ہش ہش کر کے ہٹانے میں خاصی دیر لگائی۔

”اس فاشسٹ کے پاس بھی دوسرے آدمیوں ہی کی طرح منہ پر کہنے کے لیے میٹھے الفاظ کی کمی نہ تھی۔ کہتا تھا وہ میری دونوں گائیں لے لے گا۔ اوران کا کچھ دودھ مجھے بیچے گا۔ میں کہتا ہوں، کیامطلب؟ خود اپنی گائے کے دودھ کے لیے تمہیں پیسے دوں؟ پھر اس نے مجھےدھمکی دی کہ اگراسی وقت وہیں میں نے اس کے جھنڈے کو سلامی نہ دی تو وہ مجھے گولی مار دے گا۔“

”ہائیں! “ جوناتھن نے کہا،” میں شرط لگاتا ہوںآ پ نے وہاں سے بھی بھاگنے کی کی۔“

”میں ابھی ٹانگ ہلا بھی نہ پایا تھا کہ ایک’پروگریسو‘ آدمی میرے ساتھ آ لگااور ایک نئی بات کہنے لگا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کی حکومت سپلائی میں کمی کے لیے مجھے پیسے دے گی تاکہ میں اپنی ایک گائے کو گولی مارد وں۔ وہ دوسری گائے سے دودھ لے گا اورپھر اس میں سے کچھ دودھ نالی میں بہا دے گا۔ کہتا تھا جو کچھ بچ جائے گا اسے خاصی زیادہ قیمت پر خریدنے کے لیے وہ میری مدد کرے گا۔ اب ایسا پاگل بے وقوف کون ہے جو اس طرح کا کام کرے گا؟“

”بالکل، بڑا عجیب لگتا ہے،“ جوناتھن نے اپنے سر کو ہلاتے ہوئے کہا ۔” آپ نے ان میں سے کسی حکومت کو پسند کیا؟“

”نہ،بالکل نہیں بیٹے،“رکھوالے نے اعلان کیا۔” کِسے ضرورت ہے ان کی؟ اپنے معاملات کا انتظام ان کے ہاتھوں میں دینے کے بجائے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنی گائیں لے کر واپس مارکیٹ جاؤں۔ ایک گائے بیچ کر اس کی جگہ ایک بیل خرید لوں۔“